روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 21 مارچ 2012ء 27 ربیع الثانی 1433 ہجری 21 امان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 68

رحمت و مغفرت کی دعا

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی یہ دُعا بیان کرتی تھیں:۔

اللھم اغفر لی وارحمنی وا لحقنی بالرفیق الاعلیٰ

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ دوست (یعنی اللہ تعالیٰ) سے ملا دے۔

(بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی حدیث نمبر 4080)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے تم راستباز اس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں۔ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق **مغضوب علیھم** ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جب کہ اس **حیّی و قیوّم** خدا سے یہ لوگ بے خبر ہیں بلکہ لاپرواہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی ان کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو وہ انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اس طرح تمہیں چاہئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 23)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف کچھ عرصہ قبل گھر میں گر گئے تھے اور سر پر چوٹ آئی تھی۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں زیر علاج ہیں۔ گو خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت پہلے سے بہتر ہے تاہم کمزوری بہت ہے۔ تمام احباب کرام سے اس مخلص اور دیرینہ خادم سلسلہ کی کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 25 مارچ 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن پرچی روم سے کروا لیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

طاہر ہومیو پیتھک انسٹیٹیوٹ کی تعطیلات

مورخہ 22 تا 25 مارچ 2012ء طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ بوجوہ بند رہے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم طاہر منیر بھٹی صاحب

کونگو کنشاسا کے شہر مبانزا گونگو میں بیت الناصر کا افتتاح

صوبہ باکونگو کا شہر مبانزا گونگو MBANZA NGUNGU دارالحکومت کنشاسا سے 150 کلومیٹر کے فاصلے پر جنوب میں واقع ہے۔ کونگو کنشاسا کی واحد بندرگاہ اسی صوبہ کو لگتی ہے۔ زراعت کے حوالے سے بھی معروف علاقہ ہے۔ یہ شہر کنشاسا باکونگو ہائی وے پر واقع ہے۔ کونگو میں درآمدات اور برآمدات کیلئے یہ شاہراہ بہت مصروف رہتی ہے نصف ملک کیلئے ضروریات زندگی اسی شاہراہ کے ذریعہ سپلائی ہوتی ہیں۔

باکونگو میں احمدیت

اس صوبہ میں جماعت کا آغاز نوے کی دہائی میں ہوا۔ مرکزی مربیان اور لوکل معلمین نے علاقے میں خدمت کی توفیق پائی۔ مختلف اوقات میں دورہ جات کا سلسلہ جاری رہا تاہم اس صوبے کے باقاعدہ مشن کا آغاز 2003ء میں ہوا۔ جماعتی صوبائی ہیڈکوارٹرز مبانزا گونگو MBANZA NGUNGU شہر کو بنایا گیا۔

بیت الذکر کا سنگ بنیاد

2005ء میں، جب یہاں مکرم فہیم احمد لکھن صاحب مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے، اس شہر میں بیت الذکر کیلئے برلب سڑک زمین خریدی گئی اور بیت الذکر کا سنگ بنیاد مکرم محب اللہ خالد صاحب اس وقت کے امیر جماعت نے رکھا۔ بیت الذکر کی تعمیر شروع ہوئی تاہم بعد ازاں بعض انتظامی تبدیلیوں اور مجبوریوں کی بنا پر کام مکمل نہ ہو سکا۔ اب اپریل 2011ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعمیر مکمل کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ چنانچہ ہنگامی بنیادوں پر کام مکمل کیا گیا۔ الحمدللہ

تعارف بیت الناصر

یہ بیت الذکر کنشاسا باکونگو ہائی وے سے صرف 50 میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ نسبتاً اونچی جگہ پر ہونے کی وجہ سے ہائی وے سے اور دور دور کے علاقے سے صاف دکھائی دیتی ہے۔ دو خوبصورت میناروں کے ساتھ ہر گزرنے والے کو رک کر دیکھنے پر مجبور کرتی ہے۔ بیت الذکر کا اندرونی ہال 800 مربع فٹ ہے۔ میناروں کی اونچائی 25 فٹ ہے۔ بیت الذکر کا خوبصورت نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت عطا فرمایا ہے۔ ہائی وے پر بیت الذکر کے نام کا بورڈ لگایا گیا ہے۔ اس احاطے میں معلم ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے اور مرد و خواتین کے لیے الگ الگ ٹوائلٹ اور باتھ بنائے گئے ہیں۔

صوبہ باکونگو میں یہ جماعت کی پہلی باقاعدہ بیت ہے۔ اگر دوسرے فرقوں کی مساجد کو (نماز سنٹرز کے علاوہ) شمار کیا جائے تو صوبہ بھر میں یہ دوسری باقاعدہ بیت الذکر ہے۔ تاہم صفائی، خوبصورتی اور نور ہدایت کے حوالے سے بہرحال یہ بیت الذکر اول نمبر پر ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا بیت الذکر کے لیے تبرک

اس بیت الذکر کی شان یہ بھی ہے کہ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کردہ متبرک اینٹ بھی لگی ہے یہ اینٹ بیت الذکر کے دائیں مینار میں قد آدم اونچائی پر نصب کی گئی ہے۔

افتتاح بیت الناصر

محترم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مربی انچارج کونگو نے بیت الذکر کا افتتاح جمعہ 17 جون 2011ء کو نماز جمعہ کے ذریعہ کیا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں عبادت اور شکرگزاری کی طرف توجہ دلائی۔

نماز جمعہ کے بعد سہ پہر تین بجے بیت الذکر کے احاطے میں افتتاح کے حوالے سے ایک خوبصورت تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام لنگالا ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا۔ بیت الذکر کی تعمیر کے متعلق رپورٹ خاکسار طاہر منیر بھٹی مربی سلسلہ نے پیش کی۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر پر 19 ہزار امریکن ڈالرز خرچ آیا ہے۔ بیت الذکر میں دوصد افراد کی نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔

بیت الذکر کی افتتاحی تقریب میں شرکت کیلئے ایک ممبر آف پارلیمنٹ جناب آنریبل KAHUSU JEAN MAKWELA صاحب مکرم امیر صاحب کی دعوت پر بطور خاص کنشاسا سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے بھی اس تقریب سے خطاب کیا۔

آپ نے کہا" میں جماعت کا دیرینہ دوست ہوں اور دوست اس لیے ہوں کیونکہ سچوں کے ساتھ ہونا چاہئے، خدا ایک ہے ہم سب کو بھی ایک ہونا چاہئے۔ یہ بیت نہ صرف ایک خدا کی عبادت کے لیے استعمال ہوگی بلکہ ملک اور اس صوبے کی خوبصورتی میں اضافے اور ترقی کا باعث ہے۔ میرا کوئی بھی مذہب ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ خدائی جماعتیں بہت ترقی کر جاتی ہیں اور یہ خدا کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔"

علاقے کے معززین میں سے تحصیلدار صاحب جناب JULES KILAY نے تقریر کی۔ اپنے علاقے میں بیت کی تعمیر پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا" ہمیں خوشی ہے کہ یہ تعمیر صرف ایک خدا کی عبادت کے لیے ہوئی ہے اور کسی کو اس میں عبادت کے لیے آنے سے منع نہیں کیا جائے گا۔ میں بہت خوش ہوں کیونکہ یہ بیت میرے علاقے میں بنی ہے یہ امر میرے لیے خوشی اور حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ نے اپنے وسائل سے یہ بیت تعمیر کی ہے۔ ایسی جماعت جو اپنے وسائل سے یہ خوبصورت بیت تعمیر کر سکتی ہے میں سمجھ سکتا ہوں کہ اس میں بڑے کام کرنے اور ملک کی خاطر تعمیری کام کرنے کی بھی صلاحیت ہے۔ میں سب کو کہوں گا کہ اس بیت الذکر کی حفاظت کریں۔"

ایک عیسائی پادری مہمان نے کہا" میرا جماعت سے پرانا تعلق ہے۔ آپ کے پہلے معلم کا میرے ساتھ محبت کا تعلق تھا۔ ہم کافی دیر اکٹھے بھی رہتے اور دین کی باتیں کرتے وہ میرے گھر آتے۔ وہ آج یہاں نہیں ہیں مگر میں آج یہاں یہ گواہی دینے کیلئے کھڑا ہوا ہوں کہ آپ کی جماعت ہمیشہ محبت سے پیش آتی ہے اور عمدہ اخلاق کی حامل ہے۔ مجھے اس تقریب میں شرکت کی بہت خوشی ہے۔" سنی مسلمانوں کے نمائندہ امام کو بھی تاثرات کی دعوت دی گئی۔

آخر پر امیر جماعت کونگو محترم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب نے خطاب کیا آپ نے معاشرے میں بیوت الذکر کی ضرورت، اہمیت اور کردار کو واضح کیا۔

تقریب کے اختتام پر تمام حاضر مرد و خواتین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

پریس کوریج

خدا کے فضل سے بیت ناصر کی تعمیر اور افتتاحی تقریب کو پریس میں بہت اچھی کوریج ملی چنانچہ ٹی وی چینل RTGA نے خبرنامہ میں بیت کی تصاویر کے ساتھ خبر نشر کی۔ یہ ٹی وی چینل سیٹلائٹ پر بھی ہے اور اس کی نشریات کونگو کے علاوہ بعض دیگر ممالک میں بھی دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔

کنشاسا کے ایک ٹی وی چینل RLTV نے خبرنامہ میں بیت کی خبر نشر کی۔ اسی طرح اپنے ایک اور پروگرام میں پینتالیس منٹ کی تفصیلی ڈاکومنٹری بیت کی تعمیر اور افتتاح پر نشر کی اور مکرم امیر صاحب کے خطبہ جمعہ اور افتتاحی تقریب سے خطاب کے حصے نشر کیے۔

MBANZA NGUNGU کے لوکل TV چینل GKV نے تیس منٹ تک افتتاحی تقریب براہ راست دکھائی اور اسی شام کو خطبہ جمعہ سمیت تقریب کی دو گھنٹے تیس منٹ کی مکمل کارروائی نشر کی۔

نیشنل اخبار L'AVENIR نے اپنی 20 جون 2011ء کی اشاعت میں تفصیلی مضمون اس موقع کی مناسبت سے بیت کی خوبصورت تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ اخبار L'AVENIR انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔ پانچ دن تک بیت کی خبر ان کی ویب سائیٹ کے ہوم پیج پر رہی۔ اس اخبار کی ویب سائیٹ www.groupelavenir.cd سے لے کر مندرجہ ذیل ویب سائٹس نے بھی بیت کی خبر شائع کی اور تا حال وہاں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

www.7sur7.cd,
www.congomaboke.com,
www.afriqueredaction.com ,
www.onewovision.com

آخر پر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کونگو کو مزید ترقیات سے نوازے۔ توحید کا علم بلند کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ مزید بیوت الذکر تعمیر کرنے اور ان کو خدا کی خاطر آباد کرنے کی توفیق دے۔ آمین

تیراکی کا سپر سوٹ

ایک اطالوی کمپنی، اریینا نے تیراکی کا ایسا سوٹ بنا ڈالا جس نے دنیا کے تیز ترین پیراک، مائیکل فلپس کو بھی شکست دے ڈالی۔ حالیہ ورلڈ چیمپئن شپس منعقدہ روم میں جرمن پیراک، پال بیڈرمان نے اریینا کا پاورسکن ایکس گلائیڈ سوٹ پہن کر 200 میٹر فری سٹائل مقابلے میں حصہ لیا تو دو سیکنڈ کے فرق سے فلپس کو ہرا دیا۔ یہ چار سال میں فلپس کی پہلی شکست تھی۔ ایکس گلائیڈ دراصل ہوا اپنی سطح میں مقید کر کے تیراک کی طاقت بڑھاتا ہے۔ یوں پانی میں تیرنا آسان ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں بیڈرمان نے تسلیم کیا کہ سپر سوٹ کے باعث اسے تیرنے میں مدد ملی۔ لہٰذا فلپس کے احتجاج پر یکم جنوری سے عالمی مقابلوں میں کوئی تیراک ایکس گلائیڈ یا پلاسٹک سے بنا کوئی اور سوٹ نہیں پہن سکے گا۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم فہیم احمد ناگی صاحب

نظام وصیت اور اس کے دلچسپ اعداد و شمار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے متعلق ایک یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔

کہ وہ (مسیح موعود) اپنی جماعت کے لوگوں سے ان کے درجات جو جنت میں ان کو عنایت ہوں گے بیان کرے گا۔

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

اس پیشگوئی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت لطیف پیرایہ میں مسیح موعود کے ذریعہ سے ایک بہشتی مقبرہ کے قیام کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود کو 1898ء کے قریب ایک کشف ہوا جس کی تفصیل آپ کے الفاظ میں یہ ہے۔

''مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی''۔ پھر آپ بیان فرماتے ہیں: ''ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

خدائی مصلحتوں کے ماتحت اس بہشتی مقبرہ کا قیام دسمبر 1905ء کے آخر میں عمل میں آیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 318)

مقبرہ کی غرض

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود نے اس مقبرہ کی غرض یہ لکھی ہے کہ

''خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں''۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

حضرت مسیح موعود نے اپنی ملکیتی زمین بہشتی مقبرہ کے لئے وقف فرما دی اور رسالہ الوصیت میں اس میں دفن ہونے والوں کے لئے مندرجہ ذیل شرائط کا اعلان فرمایا۔

(2) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت (-) اور (-) احکام قرآن میں خرچ ہوگا اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی (-) اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (-) کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (-) میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجالاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور ...... کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دی جائے یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ اس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیوں کر ہوں گے اور ایسی جماعت کیوں کر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے بلکہ مجھے یہ فکر ہے کہ ہمارے زمانے کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں جو خدا کے لئے کام کریں ہاں جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گزارہ نہ ہو ان کو بطور مدد خرچ ان میں سے دیا جائے۔

(3) تیسری شرط یہ ہے اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو۔ سچا اور صاف (-) ہو۔

(4) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کرسکتا۔ اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 320,319)

حضرت مسیح موعود وصیت سے متعلق ہدایات دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عملدر آمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 320)

میرے اس مضمون لکھنے کا مقصد نظام وصیت سے متعلق کچھ تاریخی اعداد و شمار اور بہشتی مقبرہ سے متعلق بعض تاریخی واقعات کا بیان کرنا ہے۔ جب رسالہ الوصیت کی اشاعت ہوئی تو اس کی اشاعت کے معاً بعد حضرت اقدس مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپ کے خدام نے نظام وصیت میں شامل ہو کر وصیتوں کے لکھنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے مطابق اخبار الحکم اور اخبار البدر میں ان وصیتوں کی اشاعت کا سلسلہ بھی ساتھ ہی شروع ہو گیا۔ اس طرح رسالہ الوصیت کی اشاعت سے لے کر حضرت مسیح موعود کے وصال تک اخبار الحکم اور اخبار البدر میں کل ایک سو گیارہ (111) وصیتوں کی اشاعت ہوئی۔

اخبار الحکم میں شائع ہونے والی کل وصیتوں کی تعداد 66 ہے جن میں سے 48 وصایا ایسی ہیں جو اخبار البدر میں بھی شائع ہوئیں اور اخبار البدر میں شائع ہونے والی وصیتوں کی کل تعداد 93 ہے اور اس طرح صرف اخبار الحکم میں شائع ہونے والی وصیتوں کی تعداد 18 ہے۔ صرف اخبار البدر میں شائع ہونے والی وصیتوں کی تعداد 45 ہے۔ اخبار الحکم اور البدر دونوں میں جو وصیتیں شائع ہوئیں ان کا میزان اس طرح بنتا ہے۔ 18+45+48=111۔ ان 111 وصیتوں میں 24 خواتین کو نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔

سب سے پہلے شائع ہونے والی وصیت حضرت یعقوب علی تراب صاحب ایڈیٹر اخبار الحکم کی تھی جو 24 جنوری 1906ء کے اخبار الحکم میں صفحہ نمبر 3 پر شائع ہوئی۔ اس پر وصیت کی تاریخ 20 جنوری 1906ء درج ہے۔ اسی طرح اخبار البدر میں سب سے پہلی شائع ہونے والی وصیت حضرت شاہ دین صاحب ولد شیخ احمد صاحب کی ہے جو 9 فروری 1906ء کی اشاعت میں شائع ہوئی اس پر وصیت کی تاریخ 3 فروری 1906ء درج ہے۔ مگر ترمیم کے ساتھ یہ وصیت 12 مئی 1906ء کو دوبارہ لکھی گئی اور اخبار الحکم میں 10 نومبر 1906ء کو صفحہ نمبر 11 پر شائع ہوئی۔

پہلے موصی

حضرت مسیح موعود نے جب نظام وصیت کا اعلان فرمایا تو آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سب سے پہلے وصیت کرنے والے خادم حضرت میاں محمد حسن صاحب ولد کرم الدین صاحب ملازم دفتر میگزین قادیان ہیں۔ حضرت میاں محمد حسن صاحب کی وصیت پر 26 دسمبر 1905ء کی تاریخ درج ہے۔ یہ وصیت اخبار الحکم میں 31 جنوری 1906ء کو صفحہ نمبر 12 پر شائع ہوئی۔ مگر آپ کی یہ وصیت میں کچھ سقم تھا جس کی وجہ سے اس وصیت کو دوبارہ ترمیم کے ساتھ لکھوایا گیا جس پر 5 مارچ 1906ء کی تاریخ درج ہے اور یہ وصیت اخبار الحکم میں 10/اگست 1906ء کی اشاعت میں اور اخبار البدر میں 23/اگست 1906ء کو صفحہ نمبر 3 پر شائع ہوئی۔ اس طرح قواعد کے لحاظ سے حضرت میاں محمد حسن صاحب کی ترمیم شدہ وصیت جس پر 5 مارچ 1906ء کی تاریخ درج ہے منظور کی گئی۔

اس وصیت کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب (نیلا گنبد لاہور) کی وصیت ہے ان کی وصیت پر یکم جنوری 1906ء کی تاریخ درج ہے اور یہ وصیت اخبار البدر میں 29 نومبر 1906ء کو صفحہ نمبر 9 پر شائع ہوئی۔

وصیتوں میں ترمیم کی ضرورت

وصیتوں میں ترمیم کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ اس ضمن میں سیکرٹری صاحب مجلس کارپرداز مصالح قبرستان نے ایک مضمون ''وصیتیں'' کے عنوان سے تحریر فرمایا جو اخبار الحکم میں 10/اگست 1906ء کو صفحہ نمبر 11 پر اور اخبار البدر میں 23/اگست 1906ء کو صفحہ نمبر 3 پر شائع ہوا جس میں آپ تحریر کرتے ہیں:

''جب اشتہار الوصیت حضرت مسیح موعود 24 دسمبر 1905ء کو شائع ہوا انہیں میں مریدان با اخلاص کی وصیتیں حضرت اقدس کے پاس آنا شروع ہوگئیں۔ لیکن وہ انجمن جس کے متعلق حضرت اقدس نے اپنا یہ منشا شائع کیا تھا کہ کل کاروبار اس کے سپرد ہو کچھ دن بعد بنی۔ چنانچہ

اس انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ کے قواعد 26 جنوری 1906ء کو حضرت اقدس کی اجازت اور منظوری کے بعد شائع ہوئے۔ ان قواعد کی رُو سے مقبرہ کا اہتمام اور وصیتوں کا لینا یا ان کا وصول کرنے کا انتظام کرنا مجلس کارپرداز مصالح کے سپرد کیا گیا۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت کام کرتی ہے۔ چنانچہ جب کچھ وصیتیں سیکرٹری مجلس کارپرداز کے پاس جمع ہوگئیں تو اس کو مجلس میں پیش کیا گیا۔ مگر معلوم ہوا کہ بہت سی وصیتیں بعض نقصوں کے سبب دوبارہ لکھوانے کے قابل ہیں اور یہ فیصلہ ہوا کہ ہر ایک وصیت دفتر سیکرٹری میں موصول ہونے کے بعد انجمن کے مشیر قانونی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب لاہور کے پاس بھی بھیجی جایا کرے تاکہ اگر کوئی نقص اس میں ہو وہ رفع ہو سکے۔ چنانچہ وہ تمام وصیتیں خواجہ صاحب کے پاس بھیجی گئیں۔ پھر ان میں سے مکمل ہو کر واپس پہنچ گئی ہیں اور اس لئے اب حسب منشائے حضرت اقدس مسیح موعود اُن کو ہر دو اخباروں یعنی الحکم اور بدر میں چھپوانا شروع کیا جاتا ہے۔

بہشتی مقبرہ کی آمد کی حفاظت اسے فروغ دینے اور خرچ کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک انجمن بنائی جس کا نام "انجمن کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ" تجویز فرمایا اور اس سلسلہ میں بعض خاص ہدایات دے کر الوصیت کے ساتھ بطور ضمیمہ درج کر کے لکھا کہ "یہ ضروری ہوگا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے"۔

صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط حضرت مسیح موعود کی منظوری حاصل کرنے کے بعد 31 جنوری 1906ء کو سیکرٹری مجلس معتمدین انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے 10 فروری 1906ء کو "اخبار الحکم" میں اور 16 فروری 1906ء کو "اخبار البدر" میں جماعت کی اطلاع کے لئے شائع کر دیئے گئے۔

خواتین میں پہلی موصیہ

خواتین میں سب سے پہلی وصیت کرنے والی خاتون مسمات کرم بی بی صاحبہ بنت نواب خان صاحب اہلیہ مکرم خداداد صاحب کی ہے جس پر 19 فروری 1906ء کی تاریخ درج ہے۔ جو اخبار الحکم میں 24 راگست 1906ء کے صفحہ نمبر 11 پر اور اخبار البدر میں 27 ستمبر 1906ء کے صفحہ نمبر 8 پر شائع ہوئی۔ اس طرح خواتین میں سب سے پہلے وصیت کرنے کا اعزاز آپ کے حصہ میں آیا۔

سب سے پہلے دفن ہونے والے رفیق

بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلے جانے والا مولوی عبدالکریم سیالکوٹی تھا۔ اب بیرون قادیان کے احباب میں سے سب سے پہلے آنے والا مولوی غلام حسین ککّی بازار لاہور ہے"۔

(البدر 6 فروری 1908ء ص 4)

بہشتی مقبرہ کا نقشہ

جب حضرت مسیح موعود نے اپنی ملکیتی زمین بہشتی مقبرہ کے لئے وقف کر دی تو اس کا نقشہ تیار کرنے کا کام آپ نے حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد لاہور کے ذمہ لگایا۔ آپ نے یہ نقشہ تیار کر کے جب حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اسے پسند فرمایا۔ چنانچہ حضرت میاں محمد موسیٰ صاحب (نیلا گنبد لاہور) بیان کرتے ہیں۔

جب بہشتی مقبرہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کی منشا کے ماتحت حضور نے اس کی تجویز فرمائی تو میں ان دنوں قادیان میں ہی تھا۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص اس قبرستان میں دفن ہوگا وہ ضرور بہشتی ہوگا۔ ہوسکتا ہے کہ جو اس کے باہر دفن ہو وہ بھی بہشتی ہو مگر اس میں جو دفن ہوگا وہ ضرور بہشتی ہوگا۔ اس کے بعد حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اس کا نقشہ آپ تجویز کریں۔ چنانچہ میں نے یہ نقشہ بنا کر حضور کی خدمت میں پیش کیا اور ساتھ ہی یہ خواہش کی کہ جس جگہ حضور کی اب قبر مبارک ہے اس جگہ میری قبر ہو۔ اس موقعہ پر حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کے علم میں ہے کہ اس جگہ کون دفن ہوگا۔ حضور نے قرآن کی آیت بھی پڑھی جو مجھے یاد نہیں رہی۔ اس کے بعد اس قبرستان کے نقشہ میں حضرت نانا جان نے ترمیم بھی کی تھی اور سڑکیں وغیرہ بنائی تھیں۔

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ نمبر 308)

اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب بیان فرماتے ہیں:

"رسالہ الوصیت" شائع ہونے کے بعد 1906ء میں ایک دن لاہور سے آئے مستری محمد موسیٰ صاحب سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ بہشتی مقبرہ کا ایک نقشہ تیار کر دیں۔ جس میں قبروں اور راستوں کے نشانات دکھائے جائیں۔ جس وقت مستری صاحب نے وہ نقشہ تیار کر کے حضور کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت میں بھی حاضر تھا۔ حضور نے وہ نقشہ پسند فرمایا۔ اس پر مستری صاحب نے نقشہ میں ایک قبر پر انگلی رکھ کر عرض کیا کہ حضور یہ قبر میرے لئے مخصوص کر دی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی قبر کسی کے لئے مخصوص نہیں کی جاسکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ یعنی کسی کو معلوم نہیں یعنی اس نے کس زمین میں مرنا ہے۔ مستری صاحب خاموش ہوگئے۔ اس کے قریباً دو سال بعد جب حضرت مسیح موعود وفات پاگئے تو حضرت مستری صاحب نے مجھے بتایا کہ یہ وہی قبر ہے جو میں نے اپنے لئے چاہی تھی۔ لیکن اب حضرت مسیح موعود کا جسد اطہر اس میں دفن کیا گیا ہے۔ دراصل یہ وہ قبر تھی جو حضور کو کشف میں چاندی کی طرح چمکتی دکھلائی گئی تھی جس کا ذکر حضور نے رسالہ "الوصیت" میں فرمایا ہے۔

(تاریخ احمدیت لاہور صفحہ نمبر 207,208)

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود کی دعائیں

فرمایا: "اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم! تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجالاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین"۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316 تا 318)

عظیم الشان انقلاب کا یقین پیدا کرو

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

دوستوں کو اپنے دلوں میں یہ یقین پیدا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کرنا چاہتا ہے اور وہ انقلاب خدا تعالیٰ خود تمہارے ہاتھوں سے پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تم مت دیکھو کہ تم کیا ہو۔ تم یہ دیکھو کہ زمین و آسمان کا خدا کبھی آہستگی کے ساتھ، کبھی چلتا ہؤا، کبھی دوڑتا ہؤا اور کبھی تیزی کے ساتھ بھاگتا ہؤا تمہارے قریب آ رہا ہے اور جُوں جُوں وہ تمہارے قریب آ رہا ہے تم ایک زبردست ہتھیار بنتے چلے جا رہے ہو۔ تم اپنی ذات میں ایک مٹی کا ڈلا سہی مگر ایک تجربہ کار اور ماہر فن کے ہاتھ میں جب مٹی کا ڈلا آجاتا ہے تو وہ اس تلوار سے زیادہ کام کر جاتا ہے جو ایک نادان کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ پس بیشک تم اپنے آپ کو مٹی کا ایک ڈلا تسلیم کرو مگر یہ مٹی کا ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آچکا یا آنے والا ہے اور جب یہ ڈلا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں آئے گا تو دنیا کے بڑے بڑے قلعے اِس سے پاش پاش ہو جائیں گے۔ اُن کی اینٹیں بھی نہیں ملیں گی، اُن اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی۔ پس ان تغیرات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعائیں کرتے رہو اور اپنے اندر یقین اور وثوق پیدا کرو۔ جس دن تمہارے اندر یقین پیدا ہوگیا اُس دن تمہارے سارے شک، سارے شبہات اور سارے وساوس آپ ہی آپ دُور ہو جائیں گے اور تم اپنے آپ کو ترقی کے ایک مضبوط اور بلند ترین مینار پر کھڑا دیکھو گے۔

ہم میں خدا تعالیٰ کا ایک نبی آیا اور اس نے اپنے تازہ بتازہ معجزات اور نشانات سے ہمیں ہمارے زندہ خدا کی طاقتوں اور قدرتوں کا مشاہدہ کرایا۔ پھر قرآن موجود ہے جس میں وہ تمام انوار اور برکات پائے جاتے ہیں جو (دین) اپنے ماننے والوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ پھر اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہارے سامنے کئی نشانات ظاہر کئے تا کہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے زمانہ کو نہیں دیکھا تھا ان نشانات کو دیکھ کر پھر اس یقین پر قائم ہو جائیں کہ ہمارا خدا ویسا ہی زندہ ہے جیسے پہلے زندہ تھا اور ویسی ہی طاقتیں رکھتا ہے جیسی طاقتیں پہلے رکھتا تھا۔ پس اپنے اندر نیک تغیرات پیدا کرو، ورنہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ انقلاب ہونا ضروری ہے اور اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے کسی کا گھر گرایا جا رہا ہو تو بادشاہ کہہ دے کہ اس گھر کو لُوٹ لو۔ اِس وقت دنیا کا تمدن، دنیا کی تہذیب اور دنیا کا اقتصاد اپنی موجودہ شکل میں تباہ و برباد ہو رہا ہے سوال صرف یہ ہے کہ اِس لُوٹ میں تم کتنا حصّہ لے رہے ہو۔ یہی وہ چیز ہے جس کی تمہیں فکر کرنی چاہئے اور اسی چیز کا تمہارے ساتھ تعلق ہے۔ باقی جس قدر حصے ہیں اُن کی پرواہ مت کرو اور یہ خیال نہ کرو کہ لوگ ان باتوں کو نہیں مانیں گے۔ اگر وہ نہیں مانیں گے تو خدا تعالیٰ ان کو تباہ کر دے گا لیکن اگر ہم ان تک (دینی) تعلیم کو صحیح طور پر نہیں پہنچائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے حضور ہم جواب دہ ہوں گے۔ پس ان چیزوں کے لئے کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعائیں بھی کرتے رہو۔

(خطابات شوریٰ جلد 2 ص 734)

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب

دین میں حصول علم کی اہمیت

دین میں حصول تعلیم کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ علم کے حصول کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ دین جتنی اہمیت تعلیم کو دیتا ہے شاید ہی کسی اور امر کی طرف اتنی توجہ دلائی گئی ہو، انسانی زندگی کا مقصد حیات اللہ تعالیٰ نے خود قرآن میں بتادیا ہے۔ ’’وَمَا خَلَقتُ الجن و الا نس ......

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بندگی اور اطاعت خداوندی کو قرار دیا ہے اور دینی نظریہ حیات کی بنیاد بھی یہی ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالیٰ کے حکم سے معرض وجود میں آئی اور تمام مخلوقات میں سے صرف انسان کو سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت عطا فرمائی، اسی وجہ سے ایک طرف عمل کی آزادی دی، دوسری طرف آزمائش اور امتحان بھی ہے کہ انسان اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارے۔

اور تعلیم کا یہ سلسلہ اِنّی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ سے شروع ہوتا ہے۔ جس کے تحت ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دنیا میں انسانی ہدایت اور تعلیم کے لئے تشریف لائے، تعلیم کے سلسلے کا بندوبست ابتدائے آفرینش سے ہی خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات نے انبیاء کو انسانیت کی ہدایت اور تعلیم کے لئے بھیج کر کر دیا۔ اسلامی نقطہ نظر کے لحاظ سے تعلیم انسان کو نیکی اور بدی کی پہچان شر اور خیر کی روشناسی سے خلیفۃ اللہ کی پوزیشن میں اپنی زندگی انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اللہ اور رسول ﷺ کی متابعت میں صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات کی خوشنودی حاصل کرنے میں گزارنے کا نام ہے۔

دین حق کے مطابق تعلیم انسان کو خود شناسی اور کائنات شناسی کے قابل بناتی ہے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کا عرفان حاصل کر کے اپنی تمام صلاحیتوں کو (تعلیمی، روحانی، ذہنی، جسمانی، اخلاقی، معاشرتی) بروئے کار لا کر ایک جامع اور متوازن شخصیت کا حامل انسان بن سکے۔

دین حق کے مطابق۔ علم کا سرچشمہ خدا کی ذات ہے۔ جو وحی کی صورت میں انسانیت تک پہنچا۔ انسان کا مقام خلیفہ اور نائب کا ہے۔ یہ سرچشمہ قرآن حکیم اور سنت رسول ہے۔

اسلام دین فطرت ہے اور یہ دنیا میں واحد دین ہے، جس نے تعلیم کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیا ہے۔

تعلیم اور قرآن

رسول کریم ﷺ پر وحی کا آغاز لفظ اقرء سے ہوا اور پہلی وحی میں تعلیم کے بارے میں پانچ مرتبہ تکرار سے اس کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

قرآن میں رَبِّ زدنی علما (’’میرے رب، میرے علم کو بڑھا‘‘۔ سورۃ طٰہٰ) کی دعا سکھائی گئی ہے۔

سورۃ زمر میں رسول کریم ﷺ کو مخاطب کر کے کہا کہ ’’اے رسول ﷺ ان سے پوچھ کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں‘‘۔

سورۃ آل عمران میں فرمایا ’’اللہ نے شہادت دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی یہی گواہی دی‘‘۔

سورۃ مجادلہ میں فرمایا ’’تم میں سے وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہیں علم بخشا گیا خدا ان کے درجات کو بلند فرماتا ہے۔

سورۃ البقرہ میں فرمایا:

اللہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا فرماتا ہے اور جسے حکمت (یعنی علم) ملا اُسے بہت بڑی دولت ملی۔ ان سے وہی سبق سیکھتے ہیں جو عقل مند ہیں۔

اسی طرح سورۃ فاطر میں ارشاد خداوندی ہے ’’صرف علم رکھنے والے لوگ ہی خدا کے بندے اس سے ڈرتے ہیں۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ طاقتور بھی ہے اور معاف کرنے والا بھی۔

اللہ تعالیٰ کی ذات نے بھی تعلیم و تربیت کے شعبہ کو پیغمبرانہ شعبہ قرار دیا ہے، سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ’’دراصل مومنوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑا احسان کیا کہ انہیں میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ وہ اس سے پہلے کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

تعلیم کی اہمیت اور احادیث رسول ﷺ

رسول اکرم ﷺ نے اپنی ذات مبارکہ کے بارے میں کہا:

1۔ مجھے تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔

2۔ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔ جو قرآن کی تعلیم حاصل کرے اور پھر اس کی تعلیم دے۔ (ابن ماجہ)

3۔ معلم بنو یا متعلم۔ تیسری حالت اختیار نہ کرو۔ (مشکوٰۃ)

4۔ طالب علم کے استقبال کے لئے فرشتے پَر بچھاتے ہیں اور معلم کے لئے کائنات کی ہر شے دعائے خیر کرتی ہے۔

5۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ جہاد میں ہوتا ہے جب تک واپس نہ آئے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

6۔ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے فرض ہے۔ (المعجم الاوسط)

7۔ اللہ تعالیٰ، فرشتے اور تمام آسمانی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں سمندر میں اساتذہ کے لئے دعا کرتی ہیں۔

8۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

جب انسان فوت ہو جاتا ہے اس کے ذاتی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے، ان میں سے ایک صدقہ جاریہ ہے یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اپنے والدین کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ (مسلم)

9۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے جب تک وہ واپس نہ آجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد شمار کیا جائے گا۔ (ترمذی)

10۔ ترمذی کی ایک اور حدیث ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عابد پر عالم کی حقیقت ایسی ہی ہے جیسے میری ایک عام آدمی پر۔

11۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ماں کی گود سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔

12۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

ایسا شخص جو علم تلاش کرنے کے راستے پر چلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔

13۔ اللہ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میرا کلام سنا، اُسے یاد کیا اور دوسروں تک پہنچایا۔

14۔ اللہ سب سے بڑا فیاض ہے، میں بنی آدم میں بڑا فیاض ہوں اور تم میں سے فیاض ترین وہ شخص ہوگا جس نے علم سیکھا اور پھر اس کی اشاعت کی۔

15۔ اگر عالم سے کوئی بات پوچھی جائے اور وہ چھپائے تو قیامت کے روز اُسے آگ کی لگام چڑھائی جائے گی۔ (ترمذی)

16۔ حصول علم ادا کرنے کی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہو۔ مال کی خیانت سے علم کی خیانت زیادہ معیوب ہے۔ (طبرانی)

حضرت مسیح موعود کی زیادتی علم کے لئے دعائیں

1۔ اے میرے رب، مجھے میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔ (تذکرہ ص 389)

2۔ اے میرے رب، مجھے وہ کچھ سکھلا جو تیرے نزدیک بہتر ہے۔ (تذکرہ ص 653)

3۔ اے میرے رب، مجھے اپنے وہ تمام انوار دکھلا جو محیط کل ہیں۔ (تذکرہ ص 616)

4۔ اے میرے رب مجھے اشیاء کے حقائق دکھلا۔ (تذکرہ ص 721)

5۔ علم اور ہدایت کے لئے اھدنا الصراط المستقیم۔ کی دعا کرنی چاہئے۔

طارق بن زیاد والی شمالی افریقہ موسیٰ بن نصیر کا غلام تھا جنہوں نے اُس کو لکھایا پڑھایا اور یہ اپنی تعلیم اور فراست کے سبب جلد جلد فوج میں ترقی کر کے جرنیل کے عہدہ پر پہنچا اور جس نے سمندر پار کر کے کشتیاں جلا دی تھیں۔ یہ تھا فاتح سپین طارق بن زیاد۔ تمہیں اپنے اسلاف کی تاریخ یاد ہونی چاہئے۔ یہ سپین کی مٹی ہی تھی جن کے ذریعے تمام علوم یورپ میں پہنچے تھے۔ سپین میں بڑے بڑے مسلمان سائنسدان ماہرین علم طب، کیمیا، ریاضی، فلاسفر، ادیب، مفسر قرآن اور تاریخ دان اور جغرافیہ کے ماہر بہادر عالم فاضل پیدا کئے گویا ابتدا میں تمام علوم کے ماہر مسلمان سائنس دان اور فلاسفر ہی تھے جن کے ذریعے جب یہ علوم یورپ میں پہنچے تو پھر انہوں نے ان کو آگے بڑھایا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار یہ خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھا دے گا اور یہ میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کر دے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے‘‘۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 409)

اب علم کا حصول اور اس میں ترقی کی منازل طے کرنا اور دنیا کی تمام علم کی شاخوں اور ایجادات میں راہنمائی جماعت احمدیہ کے مقدر میں لکھی گئی ہے جس کا نظارہ آپ ہر سال بھی جلسہ سالانہ U.K، جرمنی، قادیان، کینیڈا اور امریکہ کے ممالک میں حضور انور کے تعلیمی منصوبہ کے تحت مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے یونیورسٹیوں، کالجوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا حضور انور کے دست مبارک سے اسناد خوشنودی تمغہ جات حاصل کر رہے ہوتے ہیں، مستقبل کی تمام ترقیات و ایجادات کی باگ ڈور اگر اللہ نے چاہا تو جلد ان نوجوانوں، سائنسدانوں اور مختلف امور کے ماہرین کے ہاتھ میں آجائے گی۔ مستقبل ہمارا ہے، مستقبل احمدیت کا ہے۔

سعید فطرت صاحب

شجر کاری کے مختلف پہلو

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہمارے ملک میں شجر کاری فروری اور جولائی میں زوروں پر ہوتی ہے۔ نہ صرف حکومت مختلف موقعوں پر درخت لگانے پر زور دیتی رہتی ہے۔ بلکہ ہماری جماعت اور ذیلی تنظیمیں بھی پودے لگانے کی اہمیت کو اجاگر کرنے کیلئے ہر سطح پر کوشش کرتی رہتی ہیں۔ درختوں کی اہمیت وافادیت کا کسی بھی صورت میں انکار ممکن نہیں شاید یہی وجہ ہے کہ عالمی اداروں نے بھی درخت کاٹنا جرم قرار دیا ہے۔ ہاں مگر اس صورت میں جرم نہیں کہ اگر آپ ایک درخت کاٹتے ہیں مگر اس کی جگہ دو درخت لگا دیتے ہیں۔ اسی بات کو مختلف ایڈورٹائزنگ کمپنیاں بھی اپنی اپنی حیثیت کے مطابق عوام میں مقبولیت دینے کے لئے دلکش انداز میں پیش کرتی ہیں ہمارے ہاں کچھ پودے تو قدرتی طور پر اگتے ہیں جب کہ کچھ پودوں کو ہم مصنوعی طور پر مختلف طریقوں سے اگاتے ہیں نرسریوں میں یہ طریقہ کار بہت اعلیٰ سطح پر مروج ہے۔

قدرتی طور پر اگنے والے پودے

قدرتی طور پر اگنے والے پودوں کے بیج پکے ہوئے پھل کی صورت میں خود بخود زمین پر گرتے ہیں رفتہ رفتہ یہ پھل تو گل سڑ کر زمین میں حل ہو جاتے ہیں مگر ان پھلوں کے بیج جو زمین میں ملے ہوئے ہوتے ہیں مناسب وقت پر پانی مل جانے یا بارش ہونے سے پودوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

جانوروں اور پرندوں کے ذریعہ

دوسرا طریقہ افزائش جانوروں اور پرندوں کے ذریعہ عمل میں آتا ہے۔ جب جانور اور پرندے پکے ہوئے پھل کھاتے ہیں تو ان پھلوں کے بیج ان کے فضلہ کے ذریعہ باہر آجاتے ہیں جہاں وہ فضلہ کے ساتھ زمین پر پڑے رہتے ہیں جونہی فضلہ زمین میں ہضم ہو کر جزو زمین بن جاتا ہے تو وہی بیج جن پر تھوڑی سی مٹی کی تہہ چڑھ جاتی ہے پانی ملتے ہی یا بارش ہوتے ہی ننھے ننھے پودوں کی شکل میں اگ آتے ہیں۔

آندھی کے ذریعہ

تیسرا قدرتی طریقہ آندھی کے ذریعہ عمل میں آتا ہے حالانکہ ان تینوں طریقوں میں اگنے زمین میں گلنے سڑنے مناسب وقت پر پانی ملنے کا عمل قدر مشترک کے طور پر ہے جب آندھی چلتی ہے تو پکے ہوئے پھلوں کو اپنے ساتھ اڑا کر لے جاتی ہے اور آندھی کے ذریعہ ہی کھجور جیسے درخت پر عمل تولید کا آغاز ہوتا ہے اور تبھی کھجور پھل پیدا کرنے کے قابل ہوتی ہے۔ ورنہ کھجور کا پھل حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ نر کھجور اور مادہ کھجور ایک ہی جگہ ہوں۔

آندھی کے ذریعہ گرنے والے پھلوں کے بیج بھی زمین میں پڑتے رہتے ہیں اور برسات کا موسم آتے ہی وہ تمام بکھرے ہوئے بیج پودوں کی شکل میں نظر آنے لگتے ہیں۔

مصنوعی طریق کار

مصنوعی طریقوں سے پکے ہوئے پھلوں کے صحت مند اور جاندار بیج گوڈی سے نرم کی ہوئی زمین میں گوبر کی کھاد کے ساتھ زمین میں ملا دئے جاتے ہیں اور تین چار دفعہ مسلسل پانی دینے سے یہ بیج پودوں کی نرم نرم اور کمزور پتیوں کی فصل کی صورت میں دکھائی دیتے ہیں لیکن فصل تیار کرنے کی صورت میں محنت کا مسلسل عمل درکار ہے جو وقت پر پانی اور وقفہ سے روڑی اور کھاد وغیرہ پر مشتمل ہے۔

قلم کے ذریعہ پودا لگانا

مصنوعی طریقوں میں دوسرا طریقہ قلم کے ذریعے پودے لگانے کا ہے۔ تین سے چار انچ موٹی قلم دونوں طرف سے صفائی سے کاٹ کر اس کا ایک سرا تقریباً آدھے فٹ سے ایک فٹ تک زمین میں دبا دیا جاتا ہے لیکن خیال یہ رکھنا چاہئے کہ اس قلم کے چاروں طرف آنکھیں ہوں جن میں پنگارا نکالنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ بغیر آنکھوں کے لگائی ہوئی قلم سوکھ جاتی ہے۔ یہ بھی کوشش ہونی چاہئے کہ لگائی جانے والی قلم کا قد پانچ فٹ سے اوپر اوپر ہو۔ تاکہ پودا جلدی تیار ہو۔ لیکن واضح رہے اس عمل کے لیے زمین کو نرم کرنا از حد ضروری ہے جن درختوں کی قلمیں لگائی جاسکتی ہیں ان میں شیشم۔ پاپولر، سنبل سوانجنا وغیرہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔

ایک اور طریقہ

ایک اور طریقہ بھی جو ہمارے ہاں بڑا مشہور ہے اور تقریباً سب سے زیادہ کامیاب بھی ہے وہ یہ ہے کہ پہلے سے اگے ہوئے پودوں کو جڑ سے اکھاڑ لیا جاتا ہے۔ مگر اچھی پیداوار کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ اس کا قد تین فٹ سے زیادہ نہ ہو۔ مگر تین فٹ سے زیادہ کا بھی جڑ سے اکھڑا ہوا کچھ دشواری کے ساتھ پتے نکال لیتا ہے۔ جس زمین سے یہ پودے حاصل کرنے ہوں وہاں ضروری ہے۔ کہ یا تو خوب پانی دیا گیا ہو یا پھر مسلسل بارشوں سے وہ زمین اس قدر نرم ہوگئی ہو کہ پودا نکالتے وقت پودے کی مرکزی جڑ ٹوٹنے سے بچ جائے۔ ورنہ پودا پتے نکالنے میں نخرے کرے گا۔ اور جہاں لگانا ہو۔ وہاں بھی ضروری ہے کہ زمین کو اچھے طریقے سے سیراب کیا گیا ہو ایسے پودے کو زمین میں جڑوں کے علاوہ تنے کا کچھ حصہ دبانا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ابتدائی پانیوں میں اگر نہر کا پانی ہو تو بہتر ہوگا۔ نلکا کا پانی صرف اس صورت میں ٹھیک رہے گا کہ پودے کی جڑوں والی مٹی میں بھل یا ریت شامل کر لی جائے تاکہ پودے کو جڑ نکالنے میں آسانی پیدا ہو۔ اور پودا جلدی دوبارہ اپنی جڑوں کے ذریعے قائم ہو جائے۔ ایسے پودوں میں شیشم۔ بکائن اور شہتوت زیادہ قابل ذکر ہیں۔

گاچ کرنے کے ذریعہ پودا لگانے کا طریقہ بھی ہمارے ہاں بہت مقبول ہے۔ لیکن گاچ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ کہ گاچ کی لمبائی پودے کے قد کے برابر بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہو۔ تاکہ پودے کی جڑیں محفوظ رہیں اور نئی زمین میں انہیں اجنبیت کا احساس نہ ہو۔ اور پودا پرانے پتے سوکھائے بغیر نئے پتے نکالنے شروع کردے۔ پودوں کی اچھی افزائش کے لئے گوبر کی کھاد سے بڑھ کر کوئی کھاد نہیں لیکن اس میں پودے کی عمر اور جسامت کا لحاظ رکھنا ضروری ہے ورنہ کھاد کی زیادہ مقدار پودے کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔

تجارتی پیمانے پر درخت لگانا

اگر آپ تجارتی پیمانے پر درخت اگانا چاہتے ہوں تو کیکر، پاپولر، سمبل، سفیدا اور شیشم کے درخت زیادہ منافع بخش ہیں اگرچہ نرسری بھی تجارت کا بہت بڑا ادارہ ہے۔

مگر اس کے لئے وسیع پیمانے پر روپیہ اور جگہ درکار ہے۔ اگر آپ صرف سایہ کیلئے گھر میں درخت لگاتے ہیں تو پھر بکائن، سکھ چین اور شہتوت وغیرہ کا خیال بھی ذہن میں لاتے رہیں خصوصاً ربوہ کے رہائشی گھروں میں تین پھلدار پودے ضرور لگائیں۔

اب یہ بات تجربے میں آچکی ہے کہ تجارتی غرض کے لئے ایکڑ کے چاروں طرف پانچ فٹ کے فاصلہ سے اگر سفیدے اور کیکر کے درخت لگا دیئے جائیں اور پھر ان کی مناسب دیکھ بھال اور حفاظت کی جائے گو وہ درخت پانچ سال سے سات سال تک فی ایکڑ پیداوار سے بھی زیادہ ہو جاتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ پودے خود پیدا کرنے کی بجائے نرسری سے اگے اگائے صحت مند لائیے۔ اس سلسلے میں نرسری والے بہترین ہدایات بھی دیتے ہیں۔ اگر پودے خود تیار کرنے ہوں تو ایک بیج بونے کی بجائے پانچ سے چھ بیج تک بوئیں تاکہ اگر کوئی بیج ضائع بھی ہو جائے تو دوسروں سے پودے اگ سکیں اور ان کے بعد ایک دو مراحل میں سب کو نکال کر ضائع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ دو رہنے دیں۔ اور پانچ سال کے بعد وہ درخت بیچنے سے پہلے درمیانی خالی جگہوں پر نئے پودے لگا دیں۔ اور اگر پاپولر اور سنبل کے درخت لگانے ہوں تو کھال کے ساتھ والے بنے پر لگائیں ایک اور ضروری بات کہ ان درختوں کے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ ان کے تنوں کو پانچ فٹ تک صاف کر کے رکھیں تاکہ زمین کی پیداوار ان کے سایہ سے متاثر نہ ہو۔

اس بات کا بھی خیال رہے کہ شجر کاری خواہ گھریلو ہو یا کمرشل برسات کے موسم میں ہی مکمل کر لینی چاہئے۔

پیوند لگانے کا طریقہ

پیوند لگانے کا بھی ایک طریقہ ہے جو پہلے سے موجود پودے کی نسل تبدیل کرنے کے لئے رائج ہے جس سے نسل کی پیوند کرنی ہو ضروری ہے کہ وہ قلم انتہائی اعلیٰ نسل کی ہو۔ کیونکہ اعلیٰ نسل کی قلم میں اگنے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ قلم کو اچھی طرح تیز چاقو سے تراش لیا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ اس ٹہنی کو بھی جس کے ساتھ آپ نے قلم پیوست کرنی ہوتی ہے۔ اس کے بعد ان دونوں کو باہم ملا کر پلاسٹک کے کاغذ کے ساتھ اچھی طرح لپیٹ دیا جاتا ہے اور پھر دھاگے یا رسی کے ساتھ اچھی طرح مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اگر قلم ٹھیک لگی ہو تو پندرہ سے بیس دن کے اندر پتے نکالنے شروع کر دیتی ہے۔ آم، شہتوت، بیری اور نوکدار آڑو کے درختوں کو پیوند کیا جاسکتا ہے۔ ان سب مراحل کے بعد پودے اگ تو جائیں گے ہی لیکن ان کی حفاظت باقی رہے گی اگر آپ ان کی حفاظت اور پرورش میں کوتاہی کریں گے تو آپ کی محنت ضائع بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں ہر کام کے آغاز سے پہلے دعا ضرور کریں۔

☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مستحق طلباء کی امداد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

’’اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کر دیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔‘‘

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کر رہا تو جماعت کو بتائیں مجھے بتائیں انشاء اللہ کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے۔‘‘

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا۔

’’طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہو چکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہو سکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالب علم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہو سکتا ہے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ ’’امداد طلبہ‘‘ کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ یکم جولائی 2009ء سے جون 2010ء تک 6 ہزار 485 طلباء و طالبات کو وظائف اور 338 طلباء و طالبات کو کتب مہیا کی گئیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء و طالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری: 8 سے 10 ہزار روپے تک سالانہ

2۔ کالج لیول: 24 سے 36 ہزار روپے تک سالانہ

3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات: ایک سے 3 لاکھ روپے تک سالانہ

سینکڑوں طلبہ جن کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ’’امداد طلبہ‘‘ میں بھجوائے جا سکتے ہیں۔

PH:0092 47 6212473
Mob:0092 332 7079462
0092 333 6707153
E-Mail:ntaleem@gmail.com
URL:www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ عقیلہ منیب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ دار النصر غربی حبیب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی ہمشیرہ محترمہ مسرت اکرم صاحبہ زوجہ مکرم محمد اکرم صاحب میر پور خاص کے دل کا بائی پاس آپریشن کامیابی سے مورخہ 11 فروری کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوا تھا۔ اب روبصحت ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم محمد طاہر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ دل کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

عائشہ اکیڈمی کینیڈا کی افتتاحی تقریب

مکرم ڈاکٹر اعجاز رؤف صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کینیڈا کو عائشہ اکیڈمی کے قیام کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس کا مقصد احمدی بچیوں کی مذہبی تعلیم و تربیت ہے۔ 12 طالبات کا داخلہ ہو چکا ہے۔ جب کہ 20 ستمبر 2011ء سے کلاسز کا بھی آغاز ہو چکا ہے۔ تین سال مکمل ہونے پر طالبات کو ’’مبشرہ‘‘ کی ڈگری دی جائیگی جو کہ ’’Humanities‘‘ میں Bechelor کی ڈگری کے برابر ہوگی۔

عائشہ اکیڈمی کی افتتاحی تقریب مورخہ 22 اکتوبر 2011ء کو بیت الاسلام ٹورنٹو کینیڈا میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب کینیڈا تھے۔ پروگرام کا آغاز خوبصورت تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر ان آیات کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد تین طالبات نے درثمین سے ایک نظم مع انگریزی ترجمہ پیش کی۔ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے عائشہ اکیڈمی کے بارہ میں بتایا کہ یہ عورتوں کے لئے ایک عظیم ادارہ ہے۔

محترمہ نبیلہ ملک صاحبہ پرنسپل عائشہ اکیڈمی نے مغرب میں وقف کی روح رکھنے والی احمدی عورتوں کے لئے قائم ہونے والی اس ’’عائشہ اکیڈمی‘‘ کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالی۔

اکیڈمی کی 12 طالبات نے امۃ الباری ناصر صاحبہ کا تحریر کردہ ترانہ خوبصورت انداز میں پیش کیا اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

مکرم مبارک نذیر صاحب مشنری انچارج کینیڈا نے اپنے قلبی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اس کاوش کو سراہا۔ بعدہ محترم ملک لعل خان صاحب امیر کینیڈا نے اختتامی کلمات فرمائے اور اختتامی دعا کروائی۔ اس پروگرام کے آخر پہ مہمانوں کی اختتامی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔ اس موقع پر مہمانان کرام کو عائشہ اکیڈمی کے نصاب اور بلڈنگ کا تعارف ایک مختصر Slide Show کے ذریعہ کروایا گیا جبکہ لجنہ نے اس بارہ میں ایک تفصیلی ویڈیو دیکھی جو کہ عائشہ اکیڈمی کی طالبات نے خود تیار کی تھی۔ بعض مہمانان کرام سٹاف ممبرز اور طالبات بیت النصرت گئے جہاں انہوں نے عائشہ اکیڈمی کی Guest book پر اپنے تأثرات تحریر کئے۔ سال 13-2012ء کے داخلہ عنقریب شروع ہونگے۔ مزید تفصیل کے لئے Ahmadiyya.ca ویب سائٹ دیکھیں۔

(احمدیہ گزٹ کینیڈا۔ جنوری 2012ء)

پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل

(پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15،20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی ہو سکتی ہے

29 مارچ 2012ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:45 am	الترتیل
2:15 am	فقہی مسائل
2:50 am	چلڈرن کلاس
3:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2006ء
5:00 am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
6:00 am	فقہی مسائل
6:30 am	لقاء مع العرب
7:30 am	پاکستان کے حسین نظارے
8:05 am	ریئل ٹاک
9:05 am	الترتیل
9:35 am	دعائے مستجاب
10:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جون 2006ء
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:00 pm	سفر حیات
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:10 pm	سپاٹ لائیٹ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
4:50 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	یسرنا القرآن
5:35 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	ترجمۃ القرآن
8:20 pm	سپاٹ لائیٹ
9:10 pm	فیتھ میٹرز
11:00 pm	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں
11:25 pm	جلسہ سالانہ نائیجیریا

درخواست دعا

مکرم مرزا افضل بیگ صاحب سٹیٹ لائف ہاؤسنگ سوسائٹی ڈی ایچ اے لاہور ایک عرصہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

عجائبات عالم

تاج محل

تاج محل دنیا کی خوبصورت ترین عمارتوں میں سے ایک ہے جسے دنیا کا عجوبہ قرار دیا ہے۔ دہلی سے 220 کلومیٹر کے فاصلے پر آگرہ کا شہر واقع ہے کبھی یہ شہر مغل سلطنت کا دارالحکومت ہوتا تھا۔ راس کماری سے کابل تک یہاں کا سکہ چلتا تھا۔

تاج محل کو محبت کی یادگار کہا جاتا ہے۔ اسے جدید دنیا کے عجوبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ دریائے جمنا کے مغربی کنارے پر واقع تاج محل کی تعمیر 17 ستمبر 1613ء کو اس وقت ہوئی جب اس وقت کے مغل بادشاہ شاہجہاں کی دوسری بیوی ارجمند بانو دنیا سے رخصت ہوگئی۔ جس سے شاہ جہاں کو بہت محبت تھی۔ شاہ جہاں نے ارجمند بانو جو ممتاز محل کے نام سے مشہور ہے کی یاد میں ایسی اعلیٰ یادگار بنانے کا حکم دیا جو دنیا بھر میں منفرد ہو۔ کہا جاتا ہے کہ جس معمار نے تاج محل کا نقشہ تیار کیا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے گئے کہ دوبارہ وہ کبھی اس سے خوبصورت عمارت کا نقشہ نہ تیار کر سکے۔

شاہ جہاں اور ممتاز محل کی شادی 1612ء میں ہوئی اور 19 برس قائم رہی۔ 1630ء میں جب ممتاز محل کے ہاں آخری بچے کی پیدائش ہوئی تو وہ زچگی میں ہی فوت ہوگئی۔ ممتاز محل کی موت کا شاہ جہاں نے شدید غم لیا اور ساری زندگی شادی نہ کی اور ممتاز محل سے اپنی محبت کو تاج محل کی صورت میں امر کر دیا۔

ایک روایت کے مطابق 1630ء میں ہی تاج محل کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ ایران اور یورپ کے ماہرین تعمیرات نے اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ 20 ہزار سے زائد مزدوروں نے اس کی تعمیر کی اور 27 ستمبر 1654ء کو اس کی تعمیر 22 برس بعد مکمل ہوئی۔ اس پر تین کروڑ 20 لاکھ روپے لاگت آئی۔ ایک قدیم نسخے کے مطابق جو شاہ جہاں کے ایک درباری سے منسوب ہے۔ جس کے مطابق ممتاز محل نے مرتے وقت شاہ جہاں سے دو وعدے لئے ایک تو وہ مزید شادی نہیں کریں گے اور دوسرا ان کی یاد میں بینظیر عمارت تعمیر کریں گے۔ دونوں وعدوں کو شاہ جہاں نے نبھایا۔

تاج محل جس کے معنی ہیں ''ملکہ کا تاج'' ایک بہت بڑے مستطیل باغ میں بنایا گیا۔ اس کے چاروں طرف سرخ ریت کی دیوار ہے۔ باغ کے دوسرے سرے پر ایک خوبصورت دروازہ ہے۔ جس میں قیمتی پتھر جڑے ہیں اور سفید سنگ مرمر میں قرآنی آیات کی دلکش خطاطی کی گئی ہے۔

بنیادی طور پر تاج محل ایک مربع نما عمارت ہے جو مربع نما سرخ پتھر سے بنے پلیٹ پر تعمیر کی گئی ہے۔ اس کے چاروں کونوں پر شاندار خوبصورت مینار ہیں۔ اس عمارت میں سب سے دلکش اس کا گنبد ہے جو اس عمارت کے درمیان میں سے ابھرا ہوا نظر آتا ہے۔ گنبد کا قطر 70 فٹ اور پوری عمارت 120 فٹ بلند ہے۔ اس کا فرش شطرنج کی بساط کی مانند سفید اور سیاہ ماربل سے بنایا گیا ہے جو بہت متاثر کن ہے۔

کہا جاتا ہے کہ قرآن کی آیات اس مقبرہ پر لکھ دی گئیں جو نہ صرف اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتی ہیں بلکہ عمارت کے اندرونی ڈیزائن کا ایک حصہ ہیں۔

تاج محل کے مرکزی کمرے میں ممتاز محل اور شاہ جہان کے پتھر کے تابوت رکھے ہیں جن پر بڑے نفیس اور باریک نقش ونگار بنے ہوئے ہیں۔ ان کے جسم بہت نیچے قبروں میں دفن ہیں۔ تاج محل کی دوسری جانب سرخ ریت کے پتھر سے بنی تین گنبدوں والی ایک مسجد ہے جس کا مقصد محض تعمیراتی حسن کا اظہار تھا اس کو نماز کیلئے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔

وزیراعظم کا سوئس حکام کو خط لکھنے سے انکار

وزیراعظم پاکستان نے سپریم کورٹ کے سات رکنی بنچ پر اعتراض اور سوئس حکام کو خط لکھنے سے ایک بار پھر انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ صدر کو مغربی ملک کی عدالت کے سامنے نہیں پیش جا سکتا۔ سوئس حکام کو خط لکھنے کا معاملہ پارلیمنٹ کو بھیج دیا ہے۔

دالوں کی قیمتوں میں اضافہ

یوٹیلیٹی سٹورز پر مختلف دالوں کی قیمتوں میں تین روپے سے لے کر 29 روپے فی کلو تک اضافہ کر دیا گیا ہے۔ چنے کی دال میں 29 روپے فی کلو اضافہ کیا گیا جس کے بعد اب اس کی قیمت 78 روپے فی کلو سے بڑھا کر 107 روپے، دال مونگ 110 سے بڑھا کر 118 روپے، لال لوبیا 94 روپے سے بڑھا کر 115 روپے فی کلو، دال مسور 75 روپے بڑھا کر 78 روپے، کالے چنے کی قیمت 75 روپے سے بڑھا کر 102 روپے فی کلو کر دی گئی ہے۔

ڈیزل انجنوں کا دھواں پھیپھڑوں کے کینسر کا سبب

ڈیزل انجنوں سے نکلنے والا دھواں پھیپھڑوں کے کینسر کا سبب بنتا ہے، تحقیق میں کہا گیا ہے کہ عام لوگوں کی نسبت پوٹاش، چونے اور دیگر غیر دھاتی کانوں میں مختلف انجنوں پر کام کرنے والے ورکروں میں پھیپھڑوں کے کینسر کے زیادہ امکانات ہوتے ہیں اور ان میں اس عارضے سے ہلاکتوں کی شرح تین گنا زیادہ ہے۔ نیشنل کینسر انسٹیٹیوٹ کی طرف سے 12 ہزار ورکروں پر یہ تحقیق 20 برس تک جاری رہی۔

کارلوس سلم دنیا کے امیر ترین شخص، بل گیٹس دوسرے، وارن بفٹ تیسرے نمبر پر ہیں

معروف امریکی جریدہ ''فوربز'' نے دنیا میں امیر ترین افراد کی فہرست جاری کر دی، جس میں کارلوس سلم پہلے نمبر، بل گیٹس دوسرے نمبر، وارن بفٹ تیسرے نمبر پر، مارک زوکربگ ارب پتی افراد کی فہرست میں 35ویں نمبر پر ہیں۔ جریدے کے مطابق دنیا میں 1226 ارب پتی افراد موجود ہیں، میکسیکو کارلوس سلم 69 ارب ڈالر اثاثوں کا مالک اور ارب پتی افراد میں پہلے نمبر پر ہیں۔ امریکہ کے بل گیٹس 61 ارب ڈالر اثاثوں کے ساتھ دوسرے اور ان کے ہم وطن وارن بفٹ 44 ارب ڈالر کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس 8 مارچ 2012ء)

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔ مارچ

طلوع فجر	4:45
طلوع آفتاب	6:10
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:22

''موت کا حق دیا جائے'' برطانوی عدالت میں معذور شہری کی درخواست منظور

برطانوی عدالت نے موت کا حق لینے کیلئے دائر درخواست سماعت کیلئے منظور کر لی ہے۔ ایک معذور برطانوی شہری ٹونی نکلسن نے لندن ہائی کورٹ میں درخواست دائر کی تھی کہ اس کی زندگی موت سے بدتر ہو چکی ہے اس لئے اسے ایک ڈاکٹر فراہم کیا جائے جو اسے ''آسان'' موت کی نیند سلا دے۔ درخواست کی ابتدائی سماعت کے دوران وزارت انصاف نے اسے مسترد کرنے کی استدعا کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ قتل کے قانون کو پارلیمنٹ ہی تبدیل کر سکتی ہے۔ درخواست گزار کا موقف ہے کہ اسے موت کی نیند سلانے والے ڈاکٹر پر قتل کا مقدمہ دائر نہیں ہونا چاہئے نکلسن کی اہلیہ نے کہا کہ لوگ اس کے خاوند کے مطالبے کی حمایت کر رہے ہیں اس کے دکھوں کا مداوا یہی ہے کہ اسے آرام کی نیند سلا دیا جائے کسی کو ''آرام کی نیند'' سلانا یا خودکشی میں مدد دینا برطانوی قانون کے تحت جرم ہے۔

(روزنامہ جنگ 14 مارچ 2012ء)

FR-10

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ایئر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

سردیوں میں جوڑوں کے درد، اعصابی کمزوری، سردی کا زیادہ لگنا
عنبری کے استعمال سے اللہ کے فضل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔
فی ڈبی -/300 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

نیو وی آئی پی فلیٹ برائے کرایہ
6 عدد فلیٹ محلّہ دارالعلوم غربی صادق کرایہ کیلئے خالی ہے
رابطہ نمبر: 0336-7471716

FIRST FLIGHT EXPRESS
World Wide Courier Service Through D.H.L Facility
احمدی احباب کیلئے خوشخبری
دنیا بھر میں آپ کے ڈاکومنٹس اور پارسل گارمنٹس کی ترسیل کا آسان ذریعہ
امریکہ۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ U.K، سوئٹزرلینڈ، نہایت ہی کم ریٹ پر
Khushnood Ahmad Dogar
1-Pak Block Main Boulevard App- Akbari Store Allama Iqbal Town Lahore
Cell:03004638571-04237034314